OPEN ACCESS: Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities
ISSN (ONLINE): 2707-1219 & ISSN (PRINT): 2707-1200
http://www.arjish.com DOI: 10.5281/zenodo.10514285

اسلام کے تناظر میں اولڈ ایج ہوم: ایک تحقیقی تجزیہ

Old Age Homes in the Context of Islam: An exploratory analysis

Bashir Ahmed
Research Scholer Department of Islamic Studies, Faculty of Social Sciences & Humanities Hamdard University Karachi.
Email: bashirahmed2737@yahoo.com

Dr. Mufti Shamim Akhter
Assistant Professor Department of Islamic Studies, Faculty of Social Sciences & Humanities Hamdard University Karachi.
Email: m.Shamim@hamdard.edu.pk

Abdul Waheed Usmani
Research Scholer Department of Islamic Studies, Faculty of Social Sciences & Humanities Hamdard University Karachi.
Email: abdulwaheedusmani313@gmail.com

Dr. Muhammad Atif Aftab
Head of Department Islamic Studies, Faculty of Social Sciences & Humanities, Hamdard University Karachi.
Email: atif.aftab@hamdard.edu.pk

Received on: 18-07-2023 Accepted on: 21-08-2023

Abstract

This research paper examines the concept of old age homes within the context of Islam through a comparative analysis. The objective is to explore the practices and perceptions of old age homes in Islamic societies, considering the religious, cultural, and social aspects associated with caring for the elderly. The study analyzes the Islamic perspective on aging, family responsibilities, and the role of old age homes as a potential solution for providing care and support to senior citizens. Additionally, it investigates the similarities and differences between old age homes in Islamic countries and those found in non-Islamic societies. The research combines a comprehensive literature review with case studies of selected old age homes to shed light on the various factors influencing the establishment, operation, and outcomes of such institutions within an Islamic framework. The findings contribute to a better understanding of the challenges, opportunities, and potential improvements in the provision of elderly care, specifically in the context of Islam. Ultimately, this research aims to facilitate informed discussions and promote the development of culturally appropriate strategies for supporting the elderly in Islamic societies.

Keywords: Elderly Care, Islamic Perspective, Cultural Aspects, Social Aspects, Religious Aspects, Culturally Appropriate Strategies, Care and Support.

تعارف:

اولڈ ایج ہوم "ایک اہم مفہوم لفظ ہے جو عموماً بڑی عمر کے لوگوں کے لئے تخصیص دی جاتی ہے جو اپنے گھر یا رہائشی علاقے کو ترک کر کے ایک مخصوص جگہ یا مکان میں منتقل ہوتے ہیں. عموماً یہ لوگ اپنی زندگی کے بڑے حصے کو گزار چکے ہوتے ہیں اور اب ان کی عمر زیادہ ہوتی ہے، جس کی بنا پر وہ جگہ چنتے ہیں جہاں ان کی آرام سے گزاری جا سکے.

اولڈ ایج ہوم کی مختلف اقسام ہو سکتی ہیں، جیسے کہ:

- **سنیئر سٹیزن ریٹائرمنٹ کامیونٹیز**: یہ جگہیں عموماً مخصوص کیمونٹیز ہوتی ہیں جہاں بڑی عمر کے لوگ اپنی زندگی کے مرحلہ میں آرام سے رہ سکتے ہیں. یہاں معمولاً فراہمیات موجود ہوتی ہیں جو ان کی ضروریات کو پورا کرتی ہیں.
- **اولڈ ایج کیر فیسلٹیز**: یہ مخصوص مرکز ہوتے ہیں جہاں بڑی عمر کے لوگ اپنی صحت کی دیکھ بھال اور دوائیں حاصل کر سکتے ہیں. یہاں طبّی مدد بھی دستیاب ہوتی ہے.
- **اولڈ ایج کوٹجز (cotages) یا پارٹمنٹس**: یہ آپارٹمنٹس ہوتے ہیں جو بڑی عمر کے لوگوں کے لئے تخصیص دیے جاتے ہیں. یہ افراد خود مخصوص مکانوں میں رہتے ہیں لیکن ان کو کیمونٹی کی سہولتیں بھی فراہم کی جاتی ہیں.

اولڈ ایج ہوم کی خدمات اور مواصلات کی پیشکش مختلف مقامات پر مختلف ہوتی ہیں، لہٰذا آپ کی ملکی یا شہری حالات کے مطابق مختلف خدمات موجود ہوتی ہوں گی. ایسی جگہوں میں عموماً مخصوص سوشل اور ترفیہاتی موقعات بھی فراہم کی جاتی ہیں تاکہ افراد دوسرے رہائشیوں کے ساتھ وقت گزار سکیں اور ایک دوسرے کے ساتھ مل کر فعالیات میں حصہ لے سکیں.

اولڈ ایج ہوم کا ادارہ، وہ جگہ ہے جہاں بوڑھے افراد اپنی گھر جیسے ہی ماحول میں رہ کر اپنی ضروریات کو پورا نہیں کر پاتے ہیں، تو انہیں یہاں مکمل دیکھ بھال ملتی ہے۔ ان میں سے بہت سے افراد معصومیت، کمزوری، یا بیماری کی وجہ سے ایسی جگہوں میں رہتے ہیں۔

اسلامی تعلیمات میں بزرگوں کا خیال رکھنے اور ان کے ساتھ احترام اور مہربانی کرنے کے تصور پر بہت زیادہ زور دیا گیا ہے۔ اسلام خاندانی تعلقات اور ذمہ داریوں پر بہت زور دیتا ہے اور اس میں بزرگ والدین اور رشتہ داروں کی دیکھ بھال اور مدد شامل ہے۔ قرآن و حدیث (پیغمبر اسلام کے اقوال و افعال) والدین اور بزرگوں کی عزت اور ان کی دیکھ بھال کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہیں۔

اولڈ ایج ہومز کے تناظر میں یہ سمجھنا ضروری ہے کہ اولڈ ایج ہومز کا تصور، جیسا کہ آج ہم انہیں عام طور پر جانتے ہیں، پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں اور ابتدائی اسلامی معاشرے میں رائج نہیں تھا۔ روایتی اسلامی معاشروں میں، بزرگوں کا عام طور پر وسیع خاندان یا برادری میں خیال رکھا جاتا تھا، اور اکثر ان کی حکمت اور زندگی کے تجربات کی وجہ سے ان کا احترام کیا جاتا تھا۔

تاہم، جدید دور میں، بدلتے ہوئے سماجی ڈھانچے اور شہری کاری کے ساتھ، خاندانی تعلقات کی حرکیات بھی تیار ہوئی ہیں۔ بعض صورتوں میں، خاندانوں کو مختلف وجوہات، جیسے کہ معاشی مجبوریاں یا جغرافیائی فاصلے کی وجہ سے اپنے بوڑھے اراکین کو مناسب دیکھ بھال فراہم کرنا

مشکل ہو سکتا ہے۔

اسلامی نقطہ نظر سے، خاندانی تعلقات کو مضبوط رکھنے اور خاندان کے اندر بزرگوں کی دیکھ بھال اور مدد فراہم کرنا مثالی طریقہ ہے۔ اسلام بچوں کو اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی ترغیب دیتا ہے اور مشکل حالات میں بھی ان سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو نبھانے کے طریقے تلاش کریں۔

خاص طور پر اولڈ ایج ہومز کے بارے میں، اسلامی نصوص میں کوئی خاص ممانعت یا توثیق نہیں ہے۔ تاہم، اگر کوئی اولڈ ایج ہوم اس طریقے سے کام کرتا ہے جس سے اس کے مکینوں کی عزت، بھلائی اور مذہبی حقوق کا تحفظ ہو، تو اسے جائز سمجھا جا سکتا ہے۔

اگر ایک اولڈ ایج ہوم بزرگوں کے لیے اسلامی طریقوں کا احترام کرتے ہوئے ان کے لیے مناسب دیکھ بھال، سماجی میل جول اور روحانی مدد فراہم کر سکتا ہے، تو اسے ایسے معاملات میں ایک قابل عمل اختیار کے طور پر دیکھا جا سکتا ہے جہاں گھر میں بزرگوں کی دیکھ بھال حقیقی طور پر ناقابل عمل ہو یا ان کی صحت کے لیے نقصان دہ ہو۔ بہر حال، ہمیشہ توسیع شدہ خاندان یا برادری کے اندر دوسرے اختیارات کو تلاش کرنے کی کوشش کی جانی چاہیے۔

تحقیق کا مقصد:

تحقیق کا مقصد عام اسلامی معاشرے میں والدین کے حقوق کا اسلامی تعلیمات کی روشنی میں جاننا۔

- اسلامی معاشرے میں والدین کی حقوق کی ذمہ داری کا احساس۔
- والدین کی خدمت کرنے کے جذبہ کو فروغ دینا۔
- والدین کی اطاعت کرنا اور والدین کی اہمیت کا احساس دلانا۔

تحقیقی سوالات:

اسلامی معاشرے میں والدین کی حقوق کی ذمداری کا احساس کا جذبہ کس طرح پیدا ہو گا؟

والدین کی خدمت اولاد پر فرض ہے وضاحت کریں؟

اسلامی معاشرے میں والدین کی اہمیت اور انکی اطاعت بیان کریں؟

اولڈ ایج ہوم کا تاریخی پس منظر:

اولڈ ایج ہوم "جو اکثر "پرسنل کیئر ہوم" یا "اولڈ ایج ہوم" کے طور پر جانا جاتا ہے، ایک مخصوص طرز کی عالمی تاریخ کا حصہ ہے جو سابقہ دوروں کی روشنی میں اکثر 19 ویں اور 20 ویں صدیوں کی آخری طرف تک بنایا گیا تھا۔ اولڈ ایج ہوم کا مقصد آپائج اور بیماری کے شکار افراد کی دیکھ بھال کرنا اور ان کو سہولت فراہم کرنا تھا۔ یہ مخصوص طور پر پرورشاپ، بے گمانی، اور اسپتالیزم کے مریضوں کے لئے تعینات کیا جاتا تھا۔ اولڈ ایج ہوم کا تاریخی پس منظر منفرد ہوتا تھا اور یہ مختلف ملکوں میں مختلف دوروں کی تصاویر اور مؤثرے پر مبنی تھا۔ اولڈ ایج ہومز عام طور پر

بڑے عمر لوگوں کے لئے مخصوص تھے جو اپنی زندگی کے آخری دوران میں بے خود یا غیر تمندی کی حالت میں تھے۔ ان میں سے کچھ افراد اپنے اولادوں یا خاندان کے دوسرے رشتے داروں کی طرف سے چھوڑ دیئے جاتے تھے اور ان کے لئے اولڈ ایج ہومز کی طرف سے دیکھ بھال کیا جاتا تھا۔

اس دوران، اولڈ ایج ہوم کے لئے مخصوص بنائی گئی عمارتوں کا اسٹائل مختلف ملکوں میں مختلف تھا، اور ان کی شناخت مخصوص معماری اور دیکھ بھال کے پروگراموں سے جڑی ہوتی تھی۔ یہ امکان ہے کہ آپ کسی مخصوص اولڈ ایج ہوم کی تاریخی معلومات کے بارے میں سوال کر رہے ہیں، تو براہ کرم وضاحت دیں تاکہ میں مزید معلومات فراہم کر سکوں

اولڈ ایج ہوم کی ابتداء کیسے ہوئی اور کب ہوئی اور اس کا ایجاد کرنے والا کون ہے ایک مختلف فیہ مسئلہ ہے لیکن قرائین سے پتہ چلتا ہے کہ اولڈ ایج ہوم کی شروعات یورپ سے ہوئی تھی۔ اس کی بنیادی وجہ نیوکلیر فیملی نظام ہے اور دوسری وجہ مادی دنیا میں غرق ہو جانا ہے۔

درج ذیل اشعار یورپ کے تہذیب کی عکاسی کرتی ہیں:

سائنس نے انسان کو خلاء میں چلنے کا طریقہ تو سکھا دیا، لیکن بازار میں کیسے چلنا چاہیے، والدین کے ساتھ کیسا برتاو کرنا چاہیے؟ انسان اس ہنر اور سلیقے سے عاری رہ گیا۔ اخلاقیات کا علم صرف اللہ کی کتاب اور پیغمبر کی سنت میں مرکوز ہے۔ یورپ نے فنی علوم کو سیکھنے اور سکھانے کے لیے بے تحاشہ پیسہ خرچ کیا لیکن شہوانی خواہشات کی تسکین، والدین کے ساتھ حسن وسلوک کا سلیقہ سکھانے سے قاصر رہا!

اس کی کئی وجوہات ہو سکتی ہیں، لیکن بنیادی وجہ یہ ہے کہ یورپ نے اپنی نسل کو دینی علوم سے بہت دور رکھا۔ عیسائی مذہب کو یورپ میں مرکزی حیثیت حاصل ہے لیکن اسکا عمل دخل صرف کچھ تہوار وغیرہ منالینے تک ہی محدود ہے۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ عیسایت میں اس قدر تدلیس ہے کہ وہ اپنی نسل کو دین پر گامزن کرنے سے قاصر ہے۔ نئی نسل دین اور خدا کے تصور کو بہت کم تر سمجھتی ہے۔۔ یہی وجہ ہے کہ لوگ ماں باپ کو اولڈ ایج ہوم میں ڈال دیتے ہیں۔ یورپ میں جو کتابیں اخلاقیات کے نام پر مکتبوں میں پڑھائی جاتی ہیں اس میں والدین کے حقوق کے تعلق سے کوئی مضمون نہیں۔ یورپ بالخصوص برطانیہ میں بچے ماں باپ کی ملکیت نہیں ہوتے، عموماً وہاں بچوں کی رائے والدین کے متعلق ایک نرس جیسی ہوتی ہے، جسکی ذمہ داری بچوں کی پرورش کرنا ہوتا ہے۔ نیز والدین کو بھی بچے پیدا کرنے اور انکی پرورش کرنے کی کوئی چاہت نہی ہوتی ہے لیکن بسا اوقات وہ اللہ کے نظام کے سامنے مجبور ہو جاتے اور اسطرح سے کچھ بچے پیدا ہو جاتے اور جن کے کھانے پینے، رہائش اور تعلیم و تربیت کی ذمہ داری حکومت پر ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بچے نہ ہی ماں باپ کی بات مانتے اور نہ ہی انکی عزت کرتے ہیں۔

والدین بچوں کو غلط کام پر ڈانٹنے سے بھی گھبراتے ہیں۔ اور بچوں کو بھی زمانے کا رنگ دیکھ کر یہ محسوس ہونے لگتا ہے کہ ان کی پیدائش ایک اتفاقیہ عمل ہے اس میں ان کے والدین کا کوئی اہم کردار نہیں ہے۔ عام طور پر والدین بھی دو سے زائد بچوں کی پرورش کرنے سے کتراتے ہیں۔ والدین کے اس رد عمل سے بچوں کو بھی یقین ہو جاتا ہے کہ ان کے والدین ان کے متعلق کچھ مثبت سوچ نہیں رکھتے۔ چنانچہ جب یہ

والدین بوڑھے ہو جاتے ہیں اور بچے والدین کو بوجھ سمجھنے لگتے ہیں اور بچے اس بوجھ سے چھٹکارہ پانے کے لئے اپنے ماں باپ کو اولڈ ایج ہوم میں چھوڑ آتے ہیں۔ کبھی کبھار سال میں ایک مرتبہ تہوار کے موقع پر رسماً ملاقات کر لیتے ہیں۔ اور والدین اس اولڈ ایج ہوم میں لاوارثوں کی طرح انتقال کر جاتے ہیں۔ انتقال کے بعد بھی ان کو لاوارثوں کی طرح دفنا دیا جاتا ہے۔

بعض یورپ میں بسنے والے ایشیائی اور افریقی نژاد لوگ اس تہذیب سے دور تھے لیکن آہستہ آہستہ وہ بھی اس تہذیب کا حصہ ہوتے جا رہے ہیں۔ اس کی بنیادی وجہ اسلام کے احکامات سے دور رہنا ہے۔ اس میں مساجد کا بھی کچھ کردار شامل ہے۔ آپ کو لکھنے والے کے اس جملے سے اختلاف ہو سکتا ہے لیکن لکھنے والے کی یہ رائے اس کے ذاتی تجربہ پر منحصر بھی ہو سکتی ہے۔ یہ کسی کتاب اور مضمون کا حصہ نہیں ہے۔ یہ ایک تاریخ ہے کہ انیسویں صدی میں بے شمار گرجا گھروں کو مسجدوں میں تبدیل کیا گیا۔ چرچ کا مسجدوں میں تبدیل ہونا بڑی خوشی کی بات ہے لیکن ساتھ میں تاسف کا بھی مقام ہے۔ ہمیں اس سے سبق لینا چاہیے۔(1)

موجودہ دور میں زیادہ تر لوگ والدین کے حقوق سے لاعلم ہوتے ہیں جس کی بناء پر اکثر پڑھے لکھے اور خصوصا وہ جو مغربی تہذیب میں رنگے ہوتے ہیں وہ اپنے والدین کی خدمت کرنے کے بجائے ان کو اولڈ ایج ہوم بھیج دیتے ہیں جس کی وجہ سے جو مقام والدین کا ہوتا ہے اور جو حق والدین کا ہوتا ہے وہ ادا نہیں ہو پاتا۔

ایک زمانہ تھا جب اولڈ ایج ہوم کے بارے میں کوئی نہیں جانتا تھا، صرف چند لوگوں سے سنتے تھے کہ مغرب کے لوگ اپنے والدین کو اولڈ ایج ہومز میں چھوڑ آتے ہیں، جس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ وہاں کے والدین بچوں کی ذمہ داری نہیں اٹھاتے اور بچے وقت سے پہلے ہی خود مختار ہو جاتے ہیں، لہذا سال میں ایک دن جس کو ماں اور باپ کے دِنوں سے منسوب کیا جاتا ہے اس دن ان سے ملنے جاتے ہیں اور ان کے ساتھ پورا دن گزارتے ہیں۔[2]

مسلم سوسائٹی میں اولڈ ایج ہوم مغربی تہذیب و ثقافت کی مرہون منت ہے۔ آیئے اس اولڈ ایج ہوم کی تاریخ پر سرسری نگاہ دوڑاتے ہیں۔ تاکہ ہمیں پتہ چلے کہ یہ مصیبت کیسے ہندوستان پھر مسلمانوں میں پہنچی۔ Friend in need society of madras کی سرپرستی میں سن 1882ء میں کلکتہ میں پہلی مرتبہ ناداروں اور بے یار و مددگار بزرگوں کے لیے مذکورہ بالا تنظیم کی زیر قیادت ایک ہاسٹل کا انتظام کیا گیا تھا۔ لیکن باقاعدہ مستقل اولڈ ایج ہوم کا آغاز ریاست کیرالا کے علاق؟ تروشور میں سن 1911ء کوچن کے بادشاہ راجہ ورما کی سرپرستی ہوا تھا۔ جو راجہ ورما اولڈ ایج ہوم کے نام سے موسوم تھا۔ اولڈ ایج ہوم کی ضرورت اس لیے پیش آئی کہ اس وقت معمر و عمر رسیدہ لوگوں کی تعداد بڑھتی جا رہی تھی۔[3]

اولڈ ایج ہوم کے تناظر میں اسلامی تعلیمات:

اسلام نے والدین کے مقام اور احترام پر واضح احکامات جاری کئے ہیں۔ اسلام میں والدین سے حسن سلوک جہاد سے بھی افضل اور نافرمانی قتل سے بھی بڑا جرم ہے۔ اسلام نے بڑی سختی کے ساتھ ان کی نافرمانی سے ڈرایا ہے اور والدین کی نافرمانی کو شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ (گناہ

کبیرہ) قرار دیا ہے۔[4]

ہمیں چاہیئے کہ ہمیں اپنی والدین کی حاجات وضروریات کو پورا کر کے انکو راحت دیں۔

شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے انکی اطاعت کریں اور انکی دل وجان سے انکی عزت کریں۔

لاعلمی کی وجہ سے لوگ والدین کی نافرمانی کرتے ہیں اور خاص طور پر جب والدین بوڑھے ہو جاتے ہیں تو انکی خدمت کرنے کے بجائے انکو اپنے سے دور اور اکثر انکو اولڈ ایج ہوم میں بھیج دیتے ہیں اور سالہ سال ان کی خبر گیری سے بھی قاصر رہتے ہیں جسطرح لوگ اپنے بچوں سے دور جدا نہیں کر سکتے تو والدین کسطرح اپنے بچوں سے دور رہ سکتے ہیں لیکن مجبور ہوتے ہیں۔

اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کو اسلام میں لازم قرار دیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَاعْبُدُوا اللّٰہَ وَلَا تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا ۚ وَّبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتَامٰی وَالْمَسَاکِیْنِ وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِیْلِ وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ ۗ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ مَنْ کَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا۔

ترجمہ: ور اللہ کی بندگی کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ کرو، اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور قریبی ہمسایہ اور اجنبی ہمسایہ اور پاس بیٹھنے والے اور مسافر اور اپنے غلاموں کے ساتھ بھی (نیکی کرو)، بے شک اللہ پسند نہیں کرتا اترانے والے بڑائی کرنے والے شخص کو.[5]

تفسیر: عبادت اور نیک عمل ثواب کی مقصد سے اور آخرت کے لئے اور اللہ تعالیٰ پر یقین کر کے کرو. اور ریا سے مال دینا بھی شرک ہے اگرچہ کم درجہ کا ہے. اور ماں باپ کے حقوق، زوجین کے حقوق یتیموں کے، قرابت داروں کے حقوق اور ان کے ساتھ حسن سلوک کا معاملہ کو ذکر فرکر اب یہ ارشاد ہے ہر ایک کا حق درجہ بدرجہ تعلق ضرورت کے مطابق ادا کرو سب سے مقدم اللہ تعالیٰ کا حق پھر والدین کا پھر درجہ بدرجہ سب رشتہ داروں کا اور ضرورت مندوں کا اور ہمسایہ کا حق ادا کرو. پہلی صورت کا یہ مطلب ہوگا قریب کے پڑوسی کا حق اجنبی ہمسایہ سے زیادہ ہوگا اور دور کے رشتہ داروں سے پاس کے رشتہ داروں کا حق زیادہ ہوگا. اور اس کے ساتھ ساتھ پاس بیٹھنے والے رفیق سفر اور پیشہ کے اور کام کے شریک اور ایک آقا کے دو نوکر اور ایک استاد کے دو شاگرد اور دوست اور شاگرد اور مرید سب داخل ہیں. اور آخر میں فرمای کہ جس کے مزاج میں تکبر اور خود پسندی ہوتی ہے اور کسی کو اپنے برابر نہ سمجھے اپنے مال پر مغرور اور عیش پر مشغول ہونے کی وجہ سے انکے حقوق ادا نہیں کرتا سو اس سے احتراز رکھو اور جدا رہو.[6]

والدین کے حقوق حدیث کی روشنی میں اور بارگاہ الٰہیٰ میں سب سے زیادہ پسندہ عمل والدین کے ساتھ حسن سلوک بتایا گیا ہے.

ایک اور جگہ ارشاد ہے:

وَقَضٰی رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاہُ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا ۭ اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُھُمَآ اَوْ كِلٰـھُمَا فَلَا تَقُلْ لَّھُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا

وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا اور آپ کے رب نے حکم فرمادیا ہے کہ تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت مت کرو اور والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کیا کرو، اگر تمہارے سامنے دونوں میں سے کوئی ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو انہیں "اُف" بھی نہ کہنا اور انہیں جھڑ کنا بھی نہیں اور ان دونوں کے ساتھ بڑے ادب سے بات کیا کرو[7].

یہاں» قَضٰی «معنی میں حکم فرمانے کے ہے تاکیدی حکم الٰہی جو کبھی ٹلنے والا نہیں یہی ہے کہ عبادت اللہ ہی کی ہو اور والدین کی اطاعت میں ہمیشہ فرق نہ آئے۔ سیدنا ابی ابن کعب، ابن مسعود اور سیدنا ضحاک بن مزاحم رضی اللہ عنہم کی قرأت میں» قَضٰی «کے بدلے» وصی «ہے۔ یہ دونوں حکم ایک ساتھ جیسے یہاں ہیں ایسے ہی اور بھی بہت سی آیتوں میں ہیں۔ جیسے فرمان ہے آیت» أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ إِلَيَّ الْمَصِيرُ

-لقمان " میرا شکر کر اور اپنے ماں باپ کا بھی احسان مند رہ۔[8]"

خصوصاً ان کے بڑھاپے کے زمانے میں ان کا پورا ادب کرنا، کوئی بری بات زبان سے نہ نکالنا یہاں تک کہ ان کے سامنے ہوں بھی نہ کرنا، نہ کوئی ایسا کام کرنا جو انہیں برا معلوم ہو، اپنا ہاتھ ان کی طرف بے ادبی سے نہ بڑھانا، بلکہ ادب، عزت اور احترام کے ساتھ ان سے بات چیت کرنا، نرمی اور تہذیب سے گفتگو کرنا، ان کی رضامندی کے کام کرنا، دکھ نہ دینا، ستانا نہیں، ان کے سامنے تواضع، عاجزی، فروتنی اور خاکساری سے رہنا۔

ان کے لیے ان کے بڑھاپے میں ان کے انتقال کے بعد دعائیں کرتے رہنا۔ خصوصاً یہ دعا کہ اے اللہ ان پر رحم کر جیسے رحم سے انہوں نے میرے بچپن کے زمانے میں میری پرورش کی۔ ہاں ایمانداروں کو کافروں کے لیے دعا کرنا منع ہو گئی ہے گو وہ ماں باپ ہی کیوں نہ ہوں؟

مختلف احادیث کی روشنی میں:-

مصعب بن سعد سے روایت ہے، میں نے اپنے باپ سے سنا کہ ان کے باب میں قرآن مجید کی کئی آیتیں اتریں۔ کہ ان کی ماں نے قسم کھائی تھی کہ ان سے کبھی بات نہیں کریگی جب تک وہ اپنا مذہب) یعنی اسلام کا دین (نہ چھوڑیں گے اور نہ کھائے گی نہ پیئے گی۔ وہ کہنے لگی: اللہ پاک نے تجھے حکم دیا ہے ماں باپ کی فرمانبرداری کرنے کا اور میں تیری ماں ہوں تجھے حکم دیتی ہوں اس بات کا، پھر تین دن تک یوں ہی رہی کچھ کھایا نہ پیا یہاں تک کہ اس کو غش آ گیا آخر ایک بیٹا اس کا جس نام عمارہ تھا کھڑا ہوا اور اس کو پانی پلایا۔ وہ بد دعا کرنے لگی سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کے لیے، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

»وَوَصَّيْنَا الإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَى أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا) «۳۱-لقمان :۱۴-۳۲" (اور ہم نے حکم دیا انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے کا لیکن وہ اگر زور ڈالیں تجھ پر کہ شریک کرے تو میرے ساتھ اس چیز کو جس کا تجھے علم نہیں تو مت مان ان کی بات) یعنی شرک مت

کرنا (اور رہی ان کے ساتھ دنیا میں دستور کے موافق۔ ''اور ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت سا غنیمت کا مال ہاتھ آیا اس میں ایک تلوار بھی تھی وہ میں نے لے لی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا۔ میں نے عرض کیا: یہ تلوار مجھ کو انعام دے دیجئیے اور میرے حالات تو آپ جانتے ہی ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' :اس کو وہیں رکھ دے جہاں سے تم نے لی ہے۔ ''میں گیا اور میں نے قصد کیا، پھر اس کو وہیں پر رکھ دوں لیکن میرے دل نے مجھے ملامت کی اور میں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹا۔ میں نے عرض کیا کہ یہ تلوار مجھے دے دیجئیے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سختی سے فرمایا'' :رکھ دے اسی جگہ جہاں سے تونے اٹھائی ہے۔ ''تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری۔

» يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنفَالِ) «٨-الأنفال:١'' (تجھ سے پوچھتے ہیں لوٹ کی چیزوں کو۔ ''سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: میں بیمار ہوا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا بھیجا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، میں نے کہا: مجھ کو اجازت دیجئیے میں اپنے مال کو تقسیم کر دوں جس کو چاہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ مانا، میں نے کہا: اچھا آدھا مال تقسیم کر دوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ مانا، میں کہا: اچھا تہائی مال تقسیم کر دوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہوئے، پھر یہی حکم ہوا کہ تہائی مال تک بانٹنا درست ہے۔

سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: ایک بار میں انصار اور مہاجرین کے کچھ لوگوں کے پاس گیا انہوں نے کہا: آؤ ہم تم کو کھانا کھلائیں گے اور مشروب یعنی شراب پلائیں گے اس وقت تک شراب حرام نہیں ہوئی تھی۔ میں ان کے پاس گیا ایک باغ میں۔ وہاں ایک اونٹ کے سر کا گوشت بھونا گیا تھا اور شراب کی ایک مشک رکھی تھی میں نے گوشت کھایا اور شراب پی ان کے ساتھ، وہاں مہاجرین اور انصار کا ذکر آیا، میں نے کہا: مہاجرین انصار سے بہتر ہیں ایک شخص نے سری کا ایک ٹکڑا لیا اور مجھے مارا، میرے ناک میں زخم لگا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا، تب اللہ پاک نے یہ آیت انازل فرمائی۔ إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ'' (شراب، جوا، تھان اور پانسے یہ سب نجس اور شیطان کے کام ہیں)''[9]

ایک اور جگہ بیان کیا گیا ہے:-

ترجمہ:

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ سے یہ سوال پوچھا کہ بارگاہ الٰہی میں سب سے زیادہ پسندیدہ عمل کون سا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اپنے وقت پر نماز پڑھنا، والدین کے ساتھ حسن سلوک، اللہ کے راستے میں جہاد۔[10]

اسلام نے والدین کے مقام اور احترام پر واضح احکامات جاری کئے ہیں۔ اسلام میں والدین سے حسن سلوک جہاد سے بھی افضل اور نافرمانی قتل سے بھی بڑا جرم ہے۔ اسلام نے بڑی سختی کے ساتھ ان کی نافرمانی سے ڈرایا ہے اور والدین کی نافرمانی کو شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ (گناہ کبیرہ) قرار دیا ہے۔

حضرت عمرو بن مرہ الجہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بندہ حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا اے

رسول اللہ ﷺ! میں گواہی دیتاہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ کے لائق نہیں اور آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔اور میں پانچ نمازیں پڑھوں گا،اپنے مال سے زکوتہ ادا کرونگااور رمضان کے روزے رکھوں گا تو آپ ﷺ نے اپنی دوانگلیاں اٹھا کر فرمایا جس شخص کی موت اسی پر آئے گی وہ روزِ قیامت نبیوں (علیھم السلام) صدیقوں اور شہیدوں کیساتھ ہو گا بشر طیکہ اس نے والدین کے نافرمانی اور ان سے بدسلوکی نہ کی ہو۔[11]

ایک اور جگہ بیان کیا گیاہے:-

ہم سے سعد بن حفص نے بیان کیا، کہاہم سے شیبان نے بیان کیا،ان سے منصور نے،ان سے مسیب نے ان سے ورادنے اوران سے مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے تم پر ماں کی نافرمانی حرام قرار دی ہے اور) والدین کے حقوق (نہ دینا اور ناحق ان سے مطالبات کرنا بھی حرام قرار دیاہے،لڑکیوں کو زندہ دفن کرنا) بھی حرام قرار دیاہے (اور» قيل وقال) «فضول باتیں (کثرت سوال اور مال کی بربادی کو بھی ناپسند کیاہے. [12]

ایک صحابی کا انتقال ہونے لگالیکن زبان پر کلمہ نہیں نکل رہا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان کی ماں کو بلاؤ.اور ماں سے پوچھا کہ کیا تم اپنے بیٹے سے خفا ہو تو ماں نے ہاں میں جواب دیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم چاہتی ہو کہ تمہارا بیٹا آگ میں جلے تو ماں نے کہا! یا رسول اللہ ﷺ میں ہر گز یہ نہیں چاہتی ہو تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسکو معاف کردو جب ماں نے معاف کیا تو صحابی نے فوراََ کلمہ پڑھا اور انتقال کر گئے۔[13)

ہ ہمارے سماج کی دو تصویریں ہیں۔ایک تصویر میں ایک بے سہارا ادیب بڑھاپے کی ایام گزارنے کے لیے مناسب جگہ کی تلاش میں ہے اور اسے سماجی ضرورت قرار دیا جائے۔اور دوسری تصویر میں ایک خوش حال اور تعلیمی اعتبار سے 'مہذب' خاندان اپنی بڑھیاماں کو اولڈ ایج ہوم میں دھوکے سے چھوڑ آتا ہے۔ بڑھیا اپنے پوتے پوتیوں کو بہت چاہتی ہے اور وہ بھی اپنی دادی سے بے حد محبت کرتے ہیں اور اس کی کمی کو شدت سے محسوس کرتے ہیں۔ہاں ان بچوں کا باپ اور اس بڑھیا کا بیٹا اس محبت اور جذباتی لگاؤ سے محروم ہے۔وہ بڑھیا کو بھی دھوکہ دے چکا ہے اور اپنے بچوں سے بھی غلط بیانی کر رہاہے۔یہ سنگ دلی،فرض ناشناسی اور خود غرضی ہے۔[14]

شریعت نے جتنا زیادہ بوڑھوں کے حقوق پر زور دیاہے اور اس کی طرف توجہ دلائی ہے،افسوس کہ اتناہی زیادہ ان کے حقوق سے بے توجہی برتی جاتی ہے۔اوران کے ساتھ ایسا سلوک روا رکھا جاتاہے کہ گویا وہ زائد از ضرورت کوئی شئے ہے۔آج شاید یہ سب سے زیادہ مظلوم طبقہ ہے،جن کے حقوق کے لیے کوئی آواز اُٹھانے والا نہیں۔انسانی حقوق کا نعرہ لگانے والی تنظیمیں بھی اس سلسلے میں خاموش تماشائی دکھائی دیتی ہیں۔

اس پس منظر میں بوڑھے اور سن رسیدہ لوگوں کے حقوق کے سلسلے میں ایک اہم مسئلہ اولڈ ایج ہاؤس کے قیام کا ہے،چنانچہ مغربی ملکوں میں عمر دراز لوگوں کے لیے ہاسٹل بنادیئے گئے ہیں۔اوراب پاکستان میں بھی جگہ جگہ ایسے ہاسٹل بن رہے ہیں،جن میں نوجوان اپنے بزرگوں کو

داخل کر دیتے ہیں۔ اس میں ایک پہلو یہ ہے کہ ان عمر دراز حضرات کو ایک جگہ اپنی ضروریات کی چیزیں مہیا ہو جاتی ہیں اور اپنے ہم عمر لوگ مل جاتے ہیں۔

دوسرا پہلو یہ ہے کہ وہ اپنے رشتہ داروں کی محبت سے محروم ہو جاتے ہیں۔ عمر بڑھنے کے ساتھ ساتھ انسان کی چاہت ہوتی ہے کہ اپنے بال بچوں کے درمیان رہے، اولاد اور اولاد کی اولاد کو دیکھ کر اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔ [15]

اولڈ ایج ہومز کے فوائد:

- رہائشی ادارہ:

اولڈ ایج ہومز معمولاً بوڑھے افراد کو پرورش اور دیکھ بھال کیلئے تشکیل دیے جاتے ہیں۔ یہاں عملہ نے خصوصی تربیت پائی ہوتی ہے اور وہ دن رات افراد کی دیکھ بھال کے لئے موجود رہتے ہیں۔

- سہولیات:

اولڈ ایج ہومز میں عموماً مستقل مکانیں فراہم کی جاتی ہیں، جو بوڑھے افراد کیلئے مطابقت رکھتی ہیں۔ یہاں کے کمرے محفوظ اور آرام دہ ہوتے ہیں اور ان میں انسٹالیشن، بالکن، اور ضروریتوں کیلئے سہولیات موجود ہوتی ہیں۔

- طبّی سہولیات:

بہت سے اولڈ ایج ہومز میں ڈاکٹروں، نرسز، اور دیکھ بھال کرنے والے عملہ موجود ہو۔

- دیکھ بھال اور طبّی معاونت:

اولڈ ایج ہوم میں بوڑھے افراد کو نظامی طور پر دیکھ بھال کی جاتی ہے۔ انہیں روزمرہ کی سرگرمیوں، کھانے کی فراہمی، نیکلنے پھرنے میں مدد، طبّی معاونت اور دوائیوں کی فراہمی، اور ضروریات کی فراہمی ملتی ہے۔

- سماجی تعامل:

اولڈ ایج ہوم میں رہنے والے افراد کو ایک دوسرے کے ساتھ سماجی تعامل کا موقع ملتا ہے۔ وہ دیگر افراد کے ساتھ وقت گزار سکتے ہیں، دوست بنا سکتے ہیں، اور اپنے تجربات اور دلچسپ کہانیاں بانٹ سکتے ہیں۔

- امن وامان:

اولڈ ایج ہوم میں رہنے والے افراد کو امن وامان کا محسوس کرنے کا موقع ملتا ہے۔ وہ اپنی پرسکونیوں اور پریشانیوں سے دور رہکر امن وامان کے ماحول میں رہ سکتے ہیں۔

- روزمرہ کی سرگرمیاں:

اولڈ ایج ہوم میں بوڑھے افراد کو مختلف روزمرہ کی سرگرمیوں کا موقع ملتا ہے۔ یہاں وہ بازاروں، باغوں، مساجد، یا دیگر تفریحی مقامات پر

سفر کر سکتے ہیں۔

- روحانیت کی فراہمی:

اولڈ ایج ہوم میں بوڑھے افراد کو روحانیتی معاشرتی مواصلات اور دینی معاونت کی فراہمی کی جاتی ہے۔ وہ مساجد، مزارات، یا دیگر دینی تقریبات میں شرکت کر سکتے ہیں اور روحانیت کے معاملات پر بات چیت کر سکتے ہیں۔

اولڈ ایج ہوم بوڑھے افراد کی لمبی عمر کے دوران انہیں احساسِ توانائی، احترام، اور دیکھ بھال کا موقع فراہم کرتا ہے۔ یہ ایک معاشرتی ضرورت ہے جو بوڑھے افراد کو یکساں حیات کی سرگرمیوں سے محرومی سے بچاتی ہے۔

اولڈ ایج ہومز کے نقصانات:

- عزلت اور تنہائی:

بعض افراد کو اولڈ ایج ہوم میں رہنا پسند نہیں ہوتا ہے، کیونکہ یہ محدود ماحول میں رہنے کا مطلب ہوتا ہے۔ یہ لوگ عزلت، تنہائی، اور عام زندگی سے دوری کا احساس کر سکتے ہیں۔

- نظافت مسائل:

بعض اولڈ ایج ہومز میں نظافت کے معیار پر پوری توجہ نہیں دی جاتی ہے، جس کی وجہ سے صحتی مسائل پیدا ہو سکتے ہیں۔

- قیدوبندی کی احساس:

بعض اولڈ ایج ہومز میں رہنے والے افراد کو محدودیتوں کا احساس ہوتا ہے، جیسے ٹائمنگ کے محدود ہونا، ضوابط کا پابند ہونا، یا جگہوں کے باہر جانے کی پابندی۔

- عدم خصوصیت:

اولڈ ایج ہوم میں رہنے والے افراد کو عدم خصوصیت کا احساس ہو سکتا ہے۔ وہ اپنے مکانوں کو خود پسند کرنا چاہتے ہیں، لیکن اولڈ ایج ہومز میں یہ ممکن نہیں ہو سکتا۔

- قیمتی اشیاء کی حفاظت:

بعض اولڈ ایج ہومز میں قیمتی اشیاء کی حفاظت پر پوری توجہ نہیں دی جاتی ہے۔ یہ افراد کو پرسنل آئٹمز یا خاص متلکات کے نقصان سے پیش آسکتی ہے۔

- نظامی معاملات:

بعض اولڈ ایج ہومز میں نظامی معاملات یا اداروں کے قوانین کی احترام کی کمی ہو سکتی ہے، جس سے افراد کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

یہ نقصانات ہر اولڈ ایج ہوم پر قابو کیے جا سکتے ہیں، لیکن ضروری ہے کہ منتظمین اور حکومتی ادارے ان مسائل کو حل کرنے کیلئے جدوجہد

کریں تا کہ اولڈ ایج ہومز میں رہنے والے لوگوں کی زندگی بہتر ہو سکے۔

نتائج وحاصل:

ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنی والدین کی خدمت اور اطاعت کریں اور انکی خدمت کریں تا کہ ہماری انے والی نسلیں بھی ہماری اور اپنی بڑوں کی خدمت کر دسکیں.

ہمیں اپنے والدین کو اولڈ ہوم بھیجے کے بجائے انکی اپنے گھر میں ہی انکی خدمت کریں اور انکے ساتھ حسن سلوک والا معاملا کریں جیسے کہ انہوں نے بچپن میں جب ہم چھوٹے تھے انہوں نے تکلیفیں برداشت کر کے ہماری پرورش کی اور ہماری ہر ضرورت کا خیال رکھا. ہمارے ساتھ انتہائی حسن سلوک کا معاملہ کیا. ہماری تمام حاجات کو پورا کیا خود بھوکے رہے مگر ہمیں اچھا کھلایا، اچھا لباس پہنایا.

آج اگر وہ بوڑھے اور ضعیف ہو گئے ہیں تو ہمارا فرض بنتا ہے کہ جسطرح انہوں نے ہمارے ساتھ معاملہ کیا اس جیسے ہم ان کا حق ادا نہیں کر سکتے مگر کوشش کریں کہ انکی اطاعت کریں اور انکی ہر ضرورت اور حاجات کو پورا کریں۔ انکے ہاں میں ہاں ملائیں. انکی ہر خوشی کا خیال رکھیں کیونکہ جب انسان بوڑھا ہو جاتا ہے تو انکی عادت بچوں جیسے ہی ہو جاتی ہے اور وہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر ناراض اور خوش ہوتے ہیں۔

اولڈ ایج ہومز کے بارے میں اسلامی نقطہ نظر بزرگوں کے تئیں شفقت، احترام اور ذمہ داری کی اقدار کو برقرار رکھنے کے گرد گھومتا ہے۔ اگرچہ خاندان کے اندر بزرگوں کی دیکھ بھال کرنے کا جذبہ باقی ہے، اسلام بدلتی ہوئی سماجی حرکیات کو تسلیم کرتا ہے اور متبادل کی اجازت دیتا ہے، بشر طیکہ وہ بزرگوں کی بھلائی اور وقار کے لیے ضروری شرائط پر پورا اتریں۔

ان فلاحی اداروں کا قیام بے سہارا اور بے گھر لوگوں کے لیے لئے کیا گیا ہے نہ کہ اولاد کی ذمہ داری ختم کرنے کے لیے۔ ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ دنیا مکافات عمل ہے. جو بوئیں گے وہی کاٹیں گے۔[16]

حوالہ جات:

1) حسن، عاصمہ، اولڈ ایج ہوم اور ہمارا معاشرہ،
2) شاہد، عرفان، اولڈ ایج ہوم—جدید مغربی تہذیب کا غریب حصہ ہے، 2018
3) کولاری، مفتی رفیق احمد، مسلم سماج میں اولڈ ایج کا بڑھتا ہوا رجحان، 29 مارچ 2023
4) محبوب،۔ مسعود، وریدھا آشرم اور اسلام، (الہلال میڈیا ممبئی
5) قرآن کریم کی سورۃ النساء آیت نمبر (36)
6) عثمانی، مولانا شبیر احمد، تفسیر عثمانی، جلد نمبر ۱، صفحہ نمبر ۱۰۸، سورۃ النساء آیت نمبر 36
7) قرآن کریم کی سورۃ البنی اسرائیل آیت نمبر (23)
8) سورۃ البنی اسرائیل آیات نمبر (23
9) مسلم، بن الحجاج القشیری، صحیح مسلم کتاب فجزاھم اللہ عنّا وَعَنْ جَمِیعِ الْاُمَّۃِ فی الدارین خیر صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث 6238

10) احمد بن محمد بن حنبل، ابو عبداللہ، کتاب مسند احمد حدیث نمبر4060]

11) محمد بن حبان، امام ابو حاتم تمیمی، (بستی جس کا ترجمہ ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر)، کتاب صحیح ابن حبان جلد3438.8،

12) محمد بن اسماعیل، امام بخاری، کتاب الجامع المسند الصحیح المختصر من أمور رسول الله صلي الله عليه وآله وسلم وسننه وأيامه، مشہور بخاری شریف ۱۶سال ۲۳۳ ہجری، حدیث نمبر: **5970**

13) اختر، مولانا شاہ حکیم محمد، کتاب حقوق الدین، سلسلہ مواعظ حسنہ نمبر، 107، سال اشاعت مئی ۲۰۱۵

14) فلاحی، شمشاد حسین، اولڈ ایج ہوم، معاشرتی اخلاقیات کے بکھرتے تانے بانے، ماہانہ حجاب اسلامی شمار2023

15) شاہ، سید انور، اولڈ ایج ہاوس، فروری2022

16) نعیم، نمرہ، اولڈ ایج ہوم کا فائدہ یا نقصان، 9اکتوبر2020

References

1. Hassan, Asima, Old Age Home aur Hamara Muasira.
2. Shahid, Irfan, Old Age Home- Jadeed Maghribi Tahzeeb ka Gharib hisa hy, 2018.
3. Kolari, Mufti Rafique Ahmed, Muslim Samaj main Old Age ka Barhta huwa Rujhan, 29 March 2023.
4. Mahboob, Masuood, Waridha Aashram aur islam (Al Hilal Matria Mumbai)
5. Quran Kareem ki Surat al-Nisa Ayat-36.
6. Usmani, Molana Sbahbir Ahmed, Tafseer Usmani, Vol: 1, p. 108, Surat al-Nisa, Ayat-36.
7. Quran Kareem ki Surat Bani Israil Ayat-23.
8. Quran Kareem ki Surat Bani Israil Ayat-23.
9. Muslim, Bin al-Hajjaj al-Qashiri, Sahi Muslim, Hadith 6238.
10. Ahmed bin Muhammad bin Humbal, Abu Abdullah, Kitab Masnad Ahmed, Hadith 4060.
11. Muhammad bin Haban, Imam Abu Hatim Tamimi, (Basti Jis ka Tarjuma Abu al-Ula Muhammad Muhiuddin Jahangir), Kitab Sahih ibn Haban, Vol: 8, 3438.
12. Muhammad bin Ismail, Imam Bukhari, Kitab Al-Jamia al-Masnad, Hadith 5970.
13. Akhter, Molana Shah Hakeem Muhammad, Kitab Huqooq u Din, Silsila Muwaiz Husna No. 107, May 2015.
14. Falahi, Shamshad Hussain, Old Age Home, Muasharti Ikhlaqiyat ke Bikharte Tane Bane, Mahana Hijab Islami Shumar, 2023.
15. Shah, Syed Anwar, Olge Age Home, Feburary 2022.
16. Naeem, Nimra, Old Age Home ka Faida ya Nuqsan, 9 October 2020.